خطبہ جمعہ

جو رات کی تاریکی میں نماز پڑھنے جائے گا اللہ تعالیٰ بروز قیامت اسے نور عطا کرے گا وہ نور جو اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں اور دوسرے بندوں میں فرق کرنے والا ہے وہ الہام اور کشف اور محدثیت ہے۔ نیز ایسے گہرے اور دقیق مضامین ہیں جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے خاص بندوں کے دلوں پر نازل ہوتے ہیں

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۱۳ر ستمبر ۲۰۰۲ء بمطابق ۱۳ر تبوک ۱۳۸۱ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿يٰۤاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْلَكُمْ. وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾(سورۃ الحدید آیت ۲۹)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت میں سے دُہرا حصہ دے گا اور تمہیں ایک نور عطا کرے گا جس کے ساتھ تم چلو گے اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت ابودرداءؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو رات کی تاریکی میں نماز پڑھنے جائے گا اللہ تعالیٰ بروز قیامت اسے نور عطا کرے گا۔

(سنن الدارمی کتاب الصلوٰۃ ۔باب فضل المشی الی المساجد فی الظُلم)

علامہ ابن حیان اندلسی سورۃ الحدید کی آیت ﴿يٰۤاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا.........﴾ (الحدید:۲۹) کے تحت ﴿وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ اس آیت میں نور سے مراد وہی نور ہے جو ارشادِ قرآنی ﴿يَسْعٰى نُوْرُهُمْ ......﴾ میں مذکور ہے۔ جو کفر کی حالت میں گناہ سرزد ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ وہ معاف فرمائے گا۔

اس مفہوم کی تائید میں یہ صحیح حدیث ہے کہ تین اشخاص ہیں جن کو اللہ تعالیٰ دہرا اجر عطا فرمائے گا۔ ایک ان میں سے وہ اہلِ کتاب ہے جو اپنے نبی پر بھی ایمان لایا اور حضور ﷺ پر بھی۔

(بحرمحیط)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”وہ نور جو اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں اور دوسرے بندوں میں فرق کرنے والا ہے، وہ الہام اور کشف اور محدثیت ہے۔ نیز ایسے گہرے اور دقیق مضامین ہیں جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے خاص بندوں کے دلوں پر نازل ہوتے ہیں۔“(ترجمہ از مرتب)(حمامۃالبشریٰ۔ صفحہ ۸۰)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

”اس دن بھی ایمانی نور جو پوشیدہ طور پر مومنوں کو حاصل ہے، کھلے کھلے طور پر ان کے آگے اور ان کے داہنے ہاتھ پر دوڑتا نظر آئے گا“۔(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۸۷)

پھر فرماتے ہیں:

”اس روز تو دیکھے گا کہ مومنوں کا یہ نور جو دنیا میں پوشیدہ طور پر ہے ظاہر ظاہر ان کے آگے اور ان کے داہنی طرف دوڑتا ہوگا“۔(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۹۸)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

”اے مومنو! اگر تم متقی بن جاؤ تو تم میں اور تمہارے غیر میں خدا تعالیٰ ایک فرق رکھ دے گا۔ وہ فرق کیا ہے کہ تمہیں ایک نور عطا کیا جائے گا جو تمہارے غیر میں ہرگز نہیں پایا جائے گا یعنی نورِ الہام اور نورِ اجابتِ دعا اور نورِ کراماتِ اصطفاء“۔(آئینہ کمالات اسلام۔صفحہ ۲۹۶)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

”ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو سعیدوں کی ارواح کے لئے آفتاب ہے جیسے اجسام کے لئے سورج۔ وہ اندھیرے کے وقت میں ظاہر ہوا اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا۔ وہ نہ تھکا نہ ماندہ ہوا جب تک کہ عرب کے تمام حصہ کو شرک سے پاک نہ کر دیا۔ وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے کیونکہ اس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے اور اس کی سچی پیروی انسان کو یوں پاک کرتی ہے کہ جیسا ایک صاف اور شفاف دریا کا پانی میلے کپڑے کو۔ کون صدق دل سے ہمارے پاس آیا جس نے اس نور کا مشاہدہ نہ کیا اور کس نے صحت نیت سے اس دروازہ کو کھٹکھٹایا جو اس کے لئے کھولا نہ گیا۔ لیکن افسوس! کہ اکثر انسانوں کی یہی عادت ہے کہ وہ سفلی زندگی کو پسند کر لیتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ نور اُن کے اندر داخل ہو۔“(چشمۂ معرفت۔ صفحہ ۲۸۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فارسی اشعار کا ترجمہ یہ ہے:

محمد ﷺ کی جان میں ایک عجیب نُور ہے۔ محمدؐ کی کان میں ایک عجیب و غریب لعل ہے۔ دل اس وقت ظلمتوں سے پاک ہوتا ہے جب وہ محمد ﷺ کے دوستوں میں داخل ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ کی زلفوں کی قسم کہ مَیں محمد ﷺ کے نورانی چہرے پر فدا ہوں۔ اس راہ میں اگر مجھے قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے تو پھر بھی مَیں محمد کی بارگاہ سے منہ نہیں پھیروں گا۔ تُو نے عشق کی وجہ سے ہماری جان کو روشن کر دیا۔ اے محمد ﷺ تجھ پر میری جان فدا ہو۔ اے نادان اور گمراہ دشمن! ہوشیار ہو گا اور محمد ﷺ کی کاٹنے والی تلوار سے ڈر۔ خبردار ہو جا! اے وہ شخص جو محمد ﷺ کی شان نیز محمد ﷺ کے چمکتے ہوئے نُور کا منکر ہے۔ اگرچہ کرامت اب مفقود ہے مگر تُو آ اور اسے محمد ﷺ کے غلاموں میں دیکھ لے۔(آئینہ کمالات اسلام)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے عربی منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

تیرے پر جان قربان ہو اے بہتر مخلوقات! ہم نے تیری خبر کا نُور اندھیرے میں دیکھ لیا۔ ہم نے وہ نشان دیکھ لیا جو پلاتا ہے اور سیراب کرتا ہے اور غافلوں کو مرض سے شفا بخشتا ہے۔ ہم نے سورج اور چاند کو دیکھ لیا جیسا کہ تُو نے اشارہ کیا تھا۔ بہ تحقیق دونوں کو گرہن لگ گیا تا خلقت منور ہو۔ ہمارے لئے ہمارے ربّ کی طرف سے نُور عظیم ہے۔ ہم تجھے دکھائیں گے جیسا کہ تلوار کی چمک دکھلائی جاتی ہے۔(نورالحق جلد دوم)

الہام ۱۸۹۳ء:”قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ .وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ يَجْعَلْكُمْ مِّنَ الْمَنْصُوْرِيْنَ . اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّاِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُحْسِنِيْنَ. هٰذَا مَا اَلْهَمَنِيْ رَبِّيْ فِيْ وَقْتِيْ هٰذَا وَمِنْ قَبْلُ يُنْعِمُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ خَيْرُ الْمُنْعِمِيْنَ“۔ تو کہہ کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔ اور وہ تمہیں اپنا خاص نور عطا کرے گا اور تمہیں کوئی امتیازی نشان بخشے گا۔ اور اپنے منصوروں میں داخل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور اللہ نکوکاروں کے ساتھ ہوتا ہے۔

یہ ہیں وہ الہام جو میرے ربّ نے مجھے اسی وقت اور اس سے قبل کئے۔ وہ جس پر چاہتا ہے انعام کرتا ہے اور وہ سب منعموں سے بہتر ہے“۔(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۷۴۔۳۷۵)

”اِنِّيْ أُنَوِّرُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ . ظَفَرٌمِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ مُّبِيْنٌ . ظَفَرٌ وَّ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ . فَخْرِ اَحْمَدَ“۔(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۸)

مَیں روشن کروں گا ہر اس شخص کو جو اس گھر میں ہے۔ خدا کی طرف سے ظفر اور کھلی کھلی فتح۔ خدا کی طرف سے ظفر اور فتح۔ احمد کا فخر“۔(تذکرہ صفحہ ۲۹۵۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

❀❀❀............❀❀❀